Fikr-o-Nasar (Islamabad) 14:2 (1976)

دو کتب خانوں کے چند نادر مخطوطات

اختر راہی

اہلِ تحقیق میں یہ احساس شدت سے پایا جاتا ہے کہ ذاتی کتب خانوں میں دبے ہوئے نادر مخطوطات کی فہرستیں شائع کی جائیں تاکہ اہلِ علم ان سے استفادہ کر سکیں اور اگر ممکن ہو تو کیڑوں کی نذر ہو جانے سے پہلے زیورِ طباعت سے آراستہ ہو سکیں۔ اسی احساس کے پیشِ نظر بعض علمی اور تحقیقی اداروں نے نجی کتب خانوں کی فہرستیں بنانا شروع کی ہیں۔ ادارہ تحقیقاتِ اسلامی بھی یہ کام کر رہا ہے۔

راقم نے گذشتہ دو سال میں چند نجی کتب خانوں کا جائزہ لیا ہے اور ان میں موجود مخطوطات کی فہرستیں تیار کیں۔ اہلِ علم کے لیے نادر مخطوطات کا مختصر تعارف ملک کے معروف علمی رسائل میں لکھا ہے۔ اس سلسلہ میں "کتب خانہ فاضلیہ کے نادر مخطوطات" کا تعارف "فکر و نظر" میں شائع ہوا ہے۔

حال ہی میں چند مزید کتب خانے دیکھے ان میں سے دو کتب خانوں کے گیارہ نادر مخطوطات کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

کتب خانہ میاں عبدالحق غور غشتوی

غور غشتی، ضلع کیمبل پور کا معروف قصبہ ہے۔ آبادی کم و بیش تیدرہ ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ قصبہ میں دو دینی مدارس گذشتہ صدی سے جاری ہیں۔ ان میں سے ایک مدرسہ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غور غشتوی کی وجہ سے گرد و نواح اور خاص طور پر صوبہ سرحد میں بہت مشہور ہے۔ شیخ الحدیث

کی وفات کے بعد ان کے صاحبزادوں کی نگرانی میں حسب معمول دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔
دوسرا مدرسہ میاں عبدالحق صاحب کی نگرانی میں چل رہا ہے۔ میاں صاحب بلند پایہ عالم دین ہیں علاقہ میں ان کا فتویٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس وقت موصوف کی عمر اسّی سال سے متجاوز ہے مگر حافظہ بے مثال ہے۔ موصوف کی زندگی کا بڑا حصہ تدریس و تعلم میں گزرا ہے۔ کچھ عرصہ مدرسہ رحمانیہ ہری پور میں بطور شیخ الحدیث کام کیا ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم میں سے دو تین کتابچے شائع ہوئے ہیں۔
موصوف کے کتب خانہ میں تفسیر، حدیث، فقہ حنفی اور درسی کتب کا منتخب ذخیرہ ہے۔ مخطوطات کی تعداد چالیس پچاس کے درمیان ہے۔ ان میں سے اہم مخطوطات یہ ہیں۔

اشارۃ الوصول فی بشارۃ القبول (عربی)

میاں محمدیؒ چکنی (م بعد ۱۲۱۰ھ) کی یہ اہم تالیف ہے۔ صلوٰۃ و سلام کے موضوع پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر صنعت کے اعتبار سے یہ نسخہ بے مثال ہے۔ خوبصورت خطِ نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ ۱۲۰۱ھ میں مکمل ہوا۔ عبارت ترقیمہ یہ ہے۔

"زیب اتمام یافت و صورت انصرام گرفت ایں درود مسعود من تصنیفات سراج السالکین عمدۃ المحققین حضرت صاحبزادہ چکنی المسمی باسم النامی میاں محمدی دام اللہ برکاتہ وزید توفیقاتہ بتاریخ نوزدھم شہر شوال ۱۲۰۱ھ صورت تسطیر یافت الحمد للہ علی اتمامہ"

نسخہ بارہ ابواب اور سات فصلوں پر مشتمل ہے۔ مؤلف نے ابواب میں اس بات کا التزام کیا ہے کہ پہلے باب کے درود میں صرف ایک نقطہ ہو۔ دوسرے باب کے ہر تخاطب میں دو نقطے اور اسی طرح بارھویں باب کے تخاطب میں بارہ نقطے ہیں۔
فصلوں کے بارے میں درج ذیل انداز اختیار کیا گیا ہے۔

فصل الاوّل فی الصلوٰۃ بحروف نقاطھا واحدہ
فصل الثانی فی الصلوٰۃ بحروف نقاطھا اثنین
فصل الثالث فی الصلوٰۃ بحروف نقاطھا ثلث
الفصل الرابع فی الصلوٰۃ بحروف جوفھا نقط

الفصل الخامس فی الصلوٰۃ بحروف فوقها نقط

الفصل السادس فی الصلوٰۃ فیها حروف تحتها نقط

الفصل السابع فی ادعیات الزاکیات ودعا الاختتام والاستعانة من اللہ الملک العلام ۔

حواشی پر حل لغات درج ہے ۔

جامع القوانین (فارسی)

ناپختہ نستعلیق میں لکھے ہوئے اس نسخہ کے مؤلف نے اپنا نام متن میں ذکر نہیں کیا۔ ۴ فصلوں پر مشتمل نسخے کا موضوع' انشاء ادب ہے۔

فصل اوّل در مکتوبات

فصل دوم در رقعات

فصل سوم مشتمل بر دو قسم است قسم اوّل در مراسلات تہنیت آمیز

قسم دوم در مکاتبات تعزیت انگیز

فصل چہارم در آداب آداب والقاب وخاتمہ

کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

خانقاہی (عربی)

"شرح عقائد عضدیہ" علم کلام کی مشہور کتاب ہے۔ زیر نظر نسخہ میں اس کے اہم نکات اور دقائق کا حل پیش کیا گیا ہے۔ مولف: " ابن محمد جان القرا باغی محمد الشاہی" نے یہ کتاب خانقاہ غوثیہ حنفیہ خوارزمیہ (سمرقند) میں تالیف کی تھی اسی لیے اس کا نام " خانقاہی" تجویز ہوا۔

زیر نظر نسخہ ملا خیر اللہ نامی کاتب نے اخوند ملا جان محمد کے لیے کتابت کیا ہے۔ افسوس کہ تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ بارھویں صدی ہجری کا مکتوبہ محسوس ہوتا ہے۔ شکستہ آمیز نستعلیق کا اچھا نمونہ ہے۔

سر الاسرار (عربی)

شیخ عبد القادر جیلانیؒ (م ۵۶۱ھ) کی زیر نظر تالیف کے اکثر نسخے ملتے ہیں۔ زیر نظر نسخہ خوبصورت

خط نسخ میں ۶۹ اوراق میں کتابت ہوا ہے۔ اہم الفاظ سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔ کاتب کا نام عبدالقادر اور سال کتابت ۱۲۸۱ھ ہے۔ ترقیمہ کی عبارت یہ ہے۔

"تم سنہ ۱۲۸۱ علی ید السید عبد القادر فی حضرت الشیخ
عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ"

۴۲ فصلوں پر مشتمل یہ کتاب شائع ہو چکی ہے۔

قنیۃ الفتیان (فارسی)

"نصاب صبیان" ابو نصر فراہی (م ساتویں صدی ہجری) کی معروف تالیف ہے اور برصغیر میں مبتدی اس سے استفادہ کرتے ہیں۔ زیر نظر منظوم رسالہ اس کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ شاعر کا نام متن میں "صدر بدر" آیا ہے۔

کرد انشا صدر بدر این قنیۃ الفتیان کہ ہست
در لغت نزدیک اہل فضل گنج رائگان

کاتب کا نام "فضل احمد" تاریخ کتابت درج نہیں، متوسط خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔

لب اللباب فی علم الحساب (عربی)

خلاصۃ الحساب بہاؤ الدین عاملی (م ۱۰۳۱ھ) کی تالیف ہے اور قدیم مدارس عربیہ میں شامل نصاب رہی ہے اس پر کئی شرحیں اور حواشی لکھے گئے ہیں۔ زیر نظر نسخہ کا مؤلف (شارح) رقمطراز ہے۔

"فیقول العبد الضعیف سلیمان ابن ابی الفتح الحنفی
القادری الکسائی فتح اللہ لہٗ ابواب الرحمۃ۔۔۔۔ کان
کتاب خلاصۃ الحساب فی الاستشہار کالشمس فی
ذاتھر النہار۔۔۔۔ ان اشرح لہٗ شرحاً مقتصراً۔۔۔
وسمیتہٗ بلب اللباب فی علم الحساب"

"گل احمد" نامی کاتب نے کتابت کی البتہ سال کتابت نہیں لکھا۔

مکاتبات شمسی (فارسی)

ادب و انشا کے موضوع پر یہ عمدہ نسخہ خوبصورت خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ کاتب کا نام ا

تاریخ کتابت درج نہیں۔ مؤلف شمس الدین بن بدر الدین لکھتے ہیں۔

"چنیں گوید بندہ ..... شمس الدین ابن بدر الدین من اولاد سلطان العارفین هرچند کہ در صنعت بدیع ..... بواسطہ خاطر ..... شاہ محمد رقعہ چند از ہر جا فقرہ فقرہ ونکتہ نکتہ بہزار جست وجو وتگا پو بہم رسانیدہ وجمع کردہ مرقوم کلک جواہر سلک گردانیدم ..... بمکاتبات شمسی نہادہ ومنقسم بچہار قسم ساختم ..... تاریخ اتمامش وانجامش ..... وثیقہ چند"

"وثیقہ چند" سے سال تالیف ھرق بر آمد ہوتا ہے۔

ہدیۃ القراء (فارسی)

فارسی نظم میں تجوید کے اصول وقوانین بیان کئے گئے ہیں۔ شاعر کا نام "اسحاق" ہے

آنکہ نام اسحاق وابن صالح است — راجی عفو است گرچہ طالح است

ہدیۃ القراء نہادم نام آن — جمع کردہ ناگزیر قاریان

سال تالیف ۱۱۴۶ھ ہے۔

روز اتمامش لسال دلکش است — یکہزار ویکصد وچہل وشش است

یہ نسخہ "سید احمد" نامی کاتب نے لکھا ہے۔ حمد ونعت اور منقبت چار یار کے بعد تجوید کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ فصلوں کے عنوانات کی جگہ خالی ہے۔

کتب خانہ قاضی زاہد الحسینی کیمبل پور

پروفیسر قاضی زاہد الحسینی معروف عالم دین اور کئی کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی تالیفات میں سے تذکرۃ المفسرین اور تفسیر قرآن کو خاصی شہرت حاصل ہے۔ موصوف نے ایک عمدہ کتب خانہ مہیا کیا ہے ان کے کتب خانہ میں مندرجہ ذیل نادر خطی نسخے دیکھے۔

انوار التنزیل واسرار التاویل (عربی)

علامہ بیضاوی کی تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل" کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے دوسری تفاسیر کے حصہ میں کم آئی ہے اس پر درجنوں حواشی لکھے گئے اور بعض حواشی کے حاشیے موجود ہیں قاضی عبد

کے کتب خانہ کا نسخہ، خطِ نسخ میں لکھا گیا ہے، عبارتِ قرآن سرخی سے لکھی گئی ہے۔ بعض صفحات پر نیلی اور سرخ روشنائی سے جدولیں کھینچی گئی ہیں۔ نسخہ کسی قدر کرم خوردہ اور آب رسیدہ ہے۔ ترقیمہ اس قدر پڑھا جاسکتا ہے۔

"۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ علی ید الفقیر علی الشہیر بأبی الحسن

الترمذی امضاء قبل الظہر من یوم الاربعا الثامن

عشر من شہر شوال سبع وخمسین والحمد للّٰہ وحدہٗ"

کاتب نے اپنا نام "ابوالحسن علی ترمذی" لکھا ہے۔ اسی نام کے صوبہ سرحد کے ایک بزرگ گزرے ہیں جو عوام میں "پیر بابا" کے نام سے معروف ہیں۔ جائے کتابت اور سن کتابت کا وضاحت سے ذکر نہیں اس لیے وثوق سے یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ نسخہ ان ہی کے فن کتابت کا شاہکار ہے۔ پیر بابا کی کوئی تحریر راقم کے علم میں نہیں جس سے تقابل کرکے کوئی نتیجہ اخذ کیا جاسکے۔

اگر اسے پیر بابا ابوالحسن علی ترمذی (م ۹۹۱ھ) کا کتابت کردہ نسخہ تصور کیا جائے تو سال کتابت ۹۵۷ھ ہے۔ نسخہ پر ایک مہر میں سال ۱۱۶۵ھ پڑھا جاتا ہے اور جلد کے اندرونی طرف ایک مہر "محمد علی ۱۲۵۰ھ" پڑھی جاسکتی ہے۔ غالباً یہ مالکوں کی مہریں ہیں۔

شرح القرآن (فارسی)

معین الدین (م ۱۰۸۵ھ) بن خواجہ خاوند محمود کشمیر کے معروف اہل علم ہیں ان سے زبدۃ التفاسیر (عربی) اور فتاوائے نقشبندیہ یادگار ہیں۔ شرح القرآن (فارسی) بھی ان کی تالیف ہے۔ ۷ رجب ۱۰۷۱ھ کو اس کی ابتدا کی گئی۔ اور محرم ۱۰۷۲ھ میں اس کی تکمیل ہوئی۔ شرح القرآن کا ایک نسخہ حکیم محمد عرفان جان صاحب ناظم شریعت ٹونک کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ اس نسخہ کا تعارف کراتے ہوئے "معارف" (اعظم گڑھ) میں لکھا گیا ہے۔

"شرح القرآن فارسی کے کسی نسخہ کا علم ٹونک کے کتب خانہ کے علاوہ ابتک نہیں ہوسکا ہے۔" معارف ج ۹۹، ش ۳، ص ۲۲۵،

قاضی صاحب کے کتب خانہ کا یہ نسخہ اس اعتبار سے اہم ہے کہ پاکستان میں کوئی دوسرا نسخہ معلوم نہیں۔ یہ نسخہ مکمل ہے مگر کرم خوردہ اور کسی قدر آب رسیدہ ہے۔ اس کے باوجود نسخہ کا زیادہ

حصہ محفوظ ہے۔ خط نسخ کا عمدہ نمونہ ہے۔

عینی (عربی)

ابوالبرکات عبداللہ نسفی کی تالیف "کنز الدقائق" کی بکثرت شرحیں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک "رمز الحقائق" قاضی بدرالدین محمود بن احمد عینی (م ۸۵۰ھ) کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ بعض اوقات شارح کی نسبت سے "عینی" کے نام سے ذکر کی جاتی ہے۔

"عینی" کا زیر نظر نسخہ آخری حصہ پر مشتمل ہے اوسط درجے کے خط نسخ میں لکھا ہوا یہ نسخہ "فضل احمد" نامی کاتب نے ۲۴ محرم ۱۲۵۷ھ کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ کاتب موضع کامرا ضلع کیمبل پور کا رہنے والا تھا۔ یہ گاؤں تقریباً ایک صدی پہلے دینی تعلیم کا مرکز رہا تھا۔

کتاب کے آخر میں دریائے سندھ کی طغیانی کے بارے میں یادداشت ان الفاظ میں درج ہے۔

"آب اباسین کہ غرق کردہ است مخلوق را
بیست ششم ماہ ربیع الثانی یعنی چیت
۱۲۵۷ھ"